شفقتِ مُصطفیٰ ١
برخَلقتِ خُدا
مُفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰه

شفقتِ مصطفیٰ
بر
خلقتِ خدا

از

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت ،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

﴿تقریر﴾

یہ تقریر کُنری ضلع تھرپارکر سندھ کی جامع مسجد میں ہوئی جس میں تقریباً ایک ہزار کا مجمع تھا۔

تاریخ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ بوقت بعد از نمازِ عشاء

فقیر محمد فیاض احمد اُویسی

بَسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

بعد خطبہ مسنونہ اما بعد!

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَھُمۡ ج (پارہ ۴، سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۵۹)

ترجمہ: پس تو کیسی رحمت الٰہی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم ان کے لئے بزم دل ہوئے۔

(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں اتنا لطف وکرم کہ کبھی کسی پر شدت نہیں فرمائی) واضح ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پر بلا حکم شرعی ناراض نہ ہوئے بلکہ ہر ممکن اُس کی دل جوئی فرمائی اور ہوسکا تو اُس کی خدمت کی اور دوسروں کو بھی خدمتِ خلق اور ادائیگی حقوق پر زور دیا نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ حیوانوں تک آپ کی یہی کیفیت رہی۔

بلی کی وجہ سے جہنم میں: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کے بارے میں عذاب دیا گیا جس کو اس نے قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی تو وہ عورت اسی سبب سے دوزخ کو گئی۔ جب اُس نے بلی کو قید کیا تھا نہ اُس کو کچھ کھلایا نہ پلایا نہ حشرات الارض ہی کھانے کے لئے چھوڑا۔

سخت خطرہ: اس واقعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان کے شفیق ہیں حیوان کے لئے رحمت عظیم ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ناحق سزا دینا اس قدر خطرناک ہے جس قدر جانوروں کو ایذاء دینا خطرناک ہے کیوں؟ انسان میں تو سمجھ ہے، گویائی کی طاقت ہے۔ آج اگر تم کسی بے گناہ انسان کو کوئی ایذا

دوگے تو کل کو ہاتھ جوڑ کر اس سے معاف کرا سکتے ہو جس سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔ مگر جانوروں سے معافی ملنے کی کوئی صورت ممکن نہیں نہ یہ تمہاری درخواست سمجھ سکتے ہیں نہ ان میں بولنے کی طاقت ہے کہ بخش دینے کا اقرار کریں نہ اتنی سمجھ ہے کہ دل میں بخش دیں۔ پس ان کو جو ایذا تم سے پہنچے گی وہ ایک پتھر کا نقش بن کر تمہارے اعمال نامے میں ثبت ہوگی جس کے مٹنے کی اُمید کم ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوانات کے لئے اُمت کو واضح الفاظ میں اعلان فرمایا کہ اُن کے حقوق میں سستی نہ کرو۔

ذیل میں فقیر چند روایات بطریق ہدایات عرض کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر حیوانات بلکہ نباتات تک شفقت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

﴿ہدایات﴾

ہدایت ۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. [۱]

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار پایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا۔

لیکن ہمارے مسلمان ریچھ، کتے، مرغ وغیرہ لڑا کر عذابِ الٰہی کو للکار رہے ہیں۔

ہدایت ۲: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِىَّ –صلى الله عليه وسلم– مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِى وَجْهِهِ فَقَالَ » لَعَنَ اللَّهُ الَّذِى وَسَمَهُ «. [۲]

یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گدھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اُس کے چہرے پر داغ دیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص کو جس نے اسے داغ دیا ہے۔

فائدہ: اُس وقت سے آج تک بوقتِ ضرورت گدھے کی سرین داغنے کا رواج ہوا۔ کاش یہ رواج ختم ہو جاتا ہاں بوجہ ضرورت جائز ہے۔

---

[۱] (سنن أبي داود، کتاب الجہاد، باب في التحريش بين البهائم، حدیث ۲۵۶۲، جلد ۲، صفحہ ۳۱، دار الفکر)
(الجامع الصحیح سنن الترمذی، کتاب الجہاد، باب کراهية التحريش بين البهائم والضرب الخ، حدیث ۱۷۰۸، جلد ۴، صفحہ ۲۱۰، دار احیاء التراث العربي- بیروت)

[۲] (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه الخ، جلد ۶، صفحہ ۱۶۳، دار الجیل + دار الآفاق الجدیدة بیروت)

ھدایت ۳: عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: « اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا وَكُلُوهَا صَالِحَةً [۳]

یعنی حضرت سہیل بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ (بھوک اور پیاس کے سبب) اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ان بے زبان چار پایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور تم اُن پر سوار ہو درآں حالانکہ وہ لائق (سواری کے) ہوں اور اُن کو چھوڑ و درآں حالیکہ وہ لائق (پھر سوار ہونے کے) ہوں۔

فائدہ: لیکن ہمارے بھائی اس کی طرف کوئی دھیان نہیں کرتے۔

ھدایت ۴: عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ –صلى الله عليه وسلم– الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ قَالَ « مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ ». [۴]

یعنی حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ اُونٹوں کی کوہان (اونٹ یا بیل وغیرہ کی پشت کا ابھرا ہوا حصہ) اور بھیڑ بکری کی سیرین کا گوشت کاٹ لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو گوشت کسی زندہ چار پایہ سے کاٹا جائے وہ مُردار ہے اُسے کھانا نہ چاہیے۔

اسی لئے فقہاء کرام زندہ جانور سے گوشت کاٹ کھانے کو حرام اور اشد حرام بتاتے ہیں۔

ھدایت ۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ –صلى الله عليه وسلم– فَقَالَ « مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا ». وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ « مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ ». قُلْنَا نَحْنُ. قَالَ « إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّ النَّارِ ». [۵]

یعنی عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی اُس نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک زورک (پرندہ) کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس

---

۳ (سنن أبی داود، کتاب الجہاد، باب یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبھائم، حدیث ۲۵۴۸، جلد۲، صفحہ۲۷، دارالفکر)

۴ (سنن أبی داود، کتاب الصید، باب فی صید قطع منہ قطعۃ، حدیث ۲۸۵۸، جلد۲، صفحہ۱۲۳، دارالفکر)
(الجامع الصحیح سنن الترمذی، کتاب الأطعمۃ، باب ما قطع من الحی فھو میت، حدیث ۱۴۸۰، جلد۴، صفحہ۷۴، دار احیاء التراث العربی- بیروت)

۵ (سنن أبی داود، کتاب الجہاد، باب فی کراھیۃ حرق العدو بالنار، حدیث ۲۶۷۵، جلد۲، صفحہ۶۱، دارالفکر)

کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا پس زور کر آئی اور (اُترنے کے لئے) بازو پھیلانے لگی اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے مصیبت زدہ کیا ہے اس کے بچے اسے واپس دے دو اور آپ نے چیونٹیوں کا گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے (جلا دیا ہے) آپ نے فرمایا جائز نہیں کہ کوئی آگ کے ساتھ عذاب دے سوائے آگ کے مالک (خدا) کے۔

ھدایت ٦: عَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُكَ أَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَائَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي. قَالَ » ضَعْهُنَّ عَنْكَ «. فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لأَصْحَابِهِ » أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا « قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-. قَالَ » فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ «. فَرَجَعَ بِهِنَّ. [٦]

یعنی عامر تین انداز سے روایت ہے کہا جب کہ ہم آپ کے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ناگاہ (ایک دم) ایک شخص آیا جس پر ایک کمبل تھا اور اُس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اُس نے کمبل لپیٹا ہوا تھا۔ اُس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں درختوں کے جنگل میں گزرا میں نے اُس میں ایک پرندے کے بچوں کی آوازیں سنیں۔ میں نے اُن کو پکڑ لیا اور اپنے کمبل میں رکھ لیا پس اُن کی ماں آئی اور میرے سر پر منڈلائی۔ میں نے اُس کے لئے کمبل کو اُن پر سے دور کر دیا وہ اُن پر گر پڑی میں نے اُن سب کو اپنے کمبل میں لپیٹ لیا اور وہ یہ میرے پاس ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو رکھ دے میں نے اُن کو رکھ دیا۔ اُن کی ماں نے اُن کے ساتھ رہنے کے سوا ایک نہ مانی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ماں کے اپنے بچوں پر رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو۔ اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے راستی دے کر بھیجا ہے تحقیق اللہ اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو ان کو واپس لے جا یہاں تک کہ وہیں رکھ دے جہاں سے انہیں پکڑا ہے اور اُن کی ماں اُن کے ساتھ ہو پس وہ اُن کو واپس لے گیا۔

---

[٦] (سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب الأمراض المكفرة للذنوب، حديث ٣٠٨٩، جلد ٢، صفحہ ١٩٩، دار الفكر)

فائدہ: ہمارے نبی کریم ﷺ کا شفیق ہونا اتنا ہمہ گیر ہے کہ حیوانات بھی آپ کے ہاں فریادی ہو کر اپنی مشکلات حل کراتے ہیں۔

ھدایت ۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ. ؎

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دواب میں سے ان چار کے مار ڈالنے سے منع فرمایا چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور صرد (لٹورہ)۔

ھدایت ۸: وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حِبَّانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، فَأَخَذْتُ بُرْغُوثًا فَرَمَيْتُهُ فِي النَّارِ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – "لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ"۔ ؁

یعنی مسند بزار میں مروی ہے کہ عثمان بن حبان نے کہا کہ میں حضرت اُم ابوالدرداء کے پاس تھا میں نے ایک پسو پکڑ کر آگ میں ڈال دیا۔ اس پر اُم درداء نے کہا کہ میں نے ابوالدرداء کو سنا کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عذاب نہ دے آگ کے ساتھ مگر مالک آگ کا (یعنی خدا)۔

خلاصہ یہ کہ سرورِ عالم ﷺ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ جملہ حیوانات و نباتات و جمادات کے لئے رحمت ہیں۔

حیوانات پر شفقتیں آپ نے سنیں اب نباتات کے لئے بھی ایک حدیث ملاحظہ ہو

جب کبھی امساکِ باراں ہوا کرتا تھا تو حضور کا وسیلہ پکڑ کر دعا کی کرتے اور وہ مستجاب ہو جاتی یا حضور خود دعا فرمایا کرتے اور بارانِ رحمت نازل ہوتا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ یہاں بطورِ تبرک صرف ایک استسقاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ ابھی بارہ برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کے وسیلہ سے دعائے باراں کی جسے اللہ تعالیٰ نے فوراً شرفِ اجابت بخشا۔ اس واقعہ کو ابن عساکر نے بروایت عرفطہ یوں نقل کیا ہے،

؎ (سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في قتل الذر، حديث ۵۲۶۷، جلد۲، صفحہ۷۸۹، دار الفكر)

(سنن الدارمي، كتاب الأضاحي، باب النهي عن قتل الضفادع والنحلة، حديث ۱۹۹۹، جلد۲، صفحہ۱۲۱، دار الكتاب العربي بيروت)

؁ (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، باب القتال في الجهاد، جلد۱۰، صفحہ۲۵۴۲، دار الفكر، بيروت)

قال: قدمت مكة وهم في قحط، فقالت قريش: يا أبا طالب، أقحط الوادي وأجدب العيال، فهلم فاستسق. فخرج أبو طالب ومعه غلام كأنه شمس دجن تجلت عنه سحابة قتماء، وحوله أغيلمة، فأخذه أبو طالب وألصق ظهره بالكعبة، ولاذ الغلام بأصبعه – وما في السماء قزعة – فأقبل السحاب من ههنا وههنا، وأغدق وأغدودق وانفجر له الوادي، وأخصب النادي والبادي وفي ذلك يقول أبو طالب: من الطويل [9]

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتامى عصمةٌ للأرامل

يلوذ به الهلاّك من آل هاشمٍ

فهم عنده في رحمةٍ وفواضل

ترجمہ: غرقطہ (بن الحباب صحابی) نے کہا میں مکہ میں آیا اور اہل مکہ قحط سالی میں مبتلا تھے۔ قریش نے کہا اے ابوطالب جنگل قحط زدہ ہوگیا ہے اور ہمارے زن و فرزند قحط میں مبتلا ہیں آ اور بارش کے لئے دعا کر۔ ابوطالب نکلا اور اُس کے ساتھ ایک لڑکا حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم تھا۔ گویا وہ تاریکی ابر کا آفتاب تھا کہ جس سے سیاہ بادل دور ہوگیا ہو پھر ابوطالب نے بچے کی پیٹھ کعبہ کی دیوار سے چسپاں کر دی۔ پس حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُنگلی مبارک آسمان کی طرف کی حالانکہ اُس وقت آسمان پر بادل نہ تھا لیکن آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اشارہ سے ہر طرف بادل اُمڈ آئے اور ایسے خوب برسے کہ وادیاں بہہ پڑیں اور جنگلات اور گلیاں کوچے سرسبز و شاداب ہوگئے۔ اس پر ابوطالب نے ایک قصیدہ کہا کہ یہ بچہ سفید چہرہ والا وہ ہے جس کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یہ یتیموں کا ملجاو ماویٰ (پشت پناہ) ہے اور غرباء و مساکین (عورت و مرد) کا جائے پناہ ہے اس سے ہلاکت و تکالیف کی وجہ سے پناہ لی جاتی ہے اور آلِ ہاشم اس کی وجہ سے ہی نعمت میں ہیں اور فضیلت و شرافت رکھتے ہیں۔

دیکھئے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تصرف کہ ابھی آپ بچے ہیں لیکن بادلوں پر حکمرانی کرتے ہیں پھر آپ کی وجہ سے کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوئیں۔

---

[9] (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، جلد ۱، صفحہ ۵۴۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، في ذكر أعمامه عليه الصلاة والسلام وأولادهم وعماته وأولادهن، جلد ۱، صفحہ ۳۸۹-۳۸۸، دار الكتب العلمية، بیروت)

بہرحال ہم ویسے تو اپنے لئے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں لیکن کردار کے لحاظ سے کیا ہیں۔فقیر آج کے جمعہ اپنے نبی اکرم ﷺ کی شفقت ورحمت کی روایات پیش کرتا ہے۔اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ کیا ہم اس طریقہ کریمہ پر پورے اُتر رہے ہیں یا ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے۔کیوں کہ ہم اپنے نبی رحمۃ للعالمین کی عادات پر اپنے آپ کو نہیں ڈھالتے۔آیئے ہم سب مل کر تہیہ کریں کہ ہم بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو ہمارے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔چند واقعات سن لیجئے

اندھی پر شفقت: ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار جارہے تھے۔اُنہوں نے دیکھا کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی ہے اور بازار کے لوگ اُس کی ہنسی اُڑا رہے ہیں۔رسول اللہ ﷺ یہ حالت دیکھ کر رونے لگے اور بازار والوں سے فرمایا کہ اندھی عورت تمہاری قوم کی ہے تمہارے شہر کی ہے پھر جو تم اس کی ہنسی اُڑاتے ہو تو گویا خود اپنی ہنسی اُڑاتے ہو اگر یہ عورت کسی غیر قوم کی ہوتی تب بھی اندھی عورت کی مدد تم پر لازمی تھی آؤ اس عورت کو اُٹھاؤ اور اس کو گھر تک پہنچاؤ۔

بازار والے حضور ﷺ کی یہ بات سن کر بہت زور سے ہنسے اور کہا تم کو خدا نے رسول بنا کر بھیجا ہے تو جاؤ تم ہی اُس کو اُٹھاؤ اور اُس کے گھر تک پہنچاؤ ہم رسول نہیں ہیں ہنسی کی بات ہوگی تو ہم ضرور ہنسیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے بازار والوں کی یہ بات سنی تو پھر اُن سے کچھ نہ کہا اور خود اس اندھی عورت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو سہارا دے کر اُٹھایا اور اُس کے گھر کا پتہ پوچھا اور فرمایا چل میں تیرے ساتھ تیرے گھر تک چلوں گا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کے گھر تک لے گئے۔پھر اُس سے پوچھا تیرا کوئی وارث بھی ہے یا نہیں؟ عورت نے جواب دیا میں لاوارث ہوں امیروں کے گھروں میں جا کر روٹی مانگ لاتی ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب میں صبح وشام اپنے گھر کا پکا ہوا کھانا تجھ کو پہنچا دیا کروں گا تو گھر میں بیٹھی رہا کر مت نکل۔عورت نے پوچھا تم کون ہو اور مجھ سے یہ ہمدردی کیوں کرتے ہو؟ حضرت محمد ﷺ نے جواب دیا میرا نام محمد ہے اور مجھے خدا نے بے کس غریبوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔اس عورت نے رو کر کہا میں نے تمہارا نام سنا تھا اور لوگ تمہاری ہنسی اُڑاتے تھے اور کہتے تھے کہ تم بڑا بننے کے لئے خدا کے رسول بنتے ہو مگر آج معلوم ہوا کہ تم سچے رسول ہو اور میں بھی تم پر ایمان لاتی ہوں۔

اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے اس عورت کو اُس کے گھر تک پہنچا دیا اور پھر دونوں وقت روزانہ اپنے گھر سے کھانا پکوا کر خود اُس کے گھر پہنچا دیا کرتے تھے۔

غور کیجئے آج ہم ہیں کہ اپنے قریبی رشتہ دار قابل خدمت بی بی کی خدمت سے نہ صرف محروم بلکہ نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض بدبخت اپنی ماں کی خدمت سے نہ صرف شرماتے ہیں بلکہ بن پڑتا ہے تو مارتے ہیں۔

مزدور بی بی: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جارہے تھے دیکھا ایک مزدور عورت لکڑیاں سر پر رکھے جارہی ہے اور بازار والے اس عورت کی ہنسی اُڑارہے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار والوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ تم کو مزدور عورت کی مدد کرنی چاہیے اس کو ستانا اور اُس کی ہنسی اُڑانا بہت بُری بات ہے۔ بازار والے بولے اگر تم رسول ہو تو اپنے ماننے والوں سے باتیں کرو ہمارے کام میں دخل نہ دو۔

انتباہ: یہ کیفیت نہ صرف اُن کی تھی بلکہ آج ہم اس سے بھی دو قدم آگے ہیں۔

عورت کو نہ مارو: ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جارہے تھے تو دیکھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو ماررہا ہے اور آس پاس بہت سے لوگ کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مارنے والے مرد کے پاس گئے اور فرمایا عورت کو نہ مار اور بازار میں اُس کو رسوا نہ کر تو بہادر قوم کا آدمی ہے اور بہادر لوگ عورتوں کو نہیں مارتے نہ اُن کو رسوا کرتے ہیں۔ اُس مرد نے جواب دیا میں توبہ کرتا ہوں آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کروں گا مگر تم خدا کا رسول بننے کا دعویٰ کرتے ہو تو اس عورت کو بھی سمجھاؤ کہ یہ میرا کہنا مانے اور میری اجازت کے بغیر کہیں باہر نہ جائے۔ مرد کی یہ بات سن کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو نصیحت کی کہ بیوی کو اپنے شوہر کی تابعداری کرنی چاہیے اور تم اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نہ جانا۔ اس عورت نے جواب دیا میں آپ کا حکم مانوں گی اگرچہ میں آپ کو رسول نہیں مانتی تھی مگر آج جو نصیحت آپ نے میرے شوہر کو کی اُس کا اثر یہ ہوا کہ میں اقرار کرتی ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں۔

غلام غلام بن گیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لونڈی غلاموں سے بہت ہمدردی تھی۔ آپ اپنے گھر کے لونڈی غلاموں سے بھی اولاد کا سا برتاؤ کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ایک گھر میں ایک غلام کو دیکھا کہ چکی سے آٹا پیس رہا تھا اور رورہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس گئے اور پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ غلام نے جواب دیا میں بہت بیمار ہوں چکی مجھ سے نہیں چل سکتی مگر آقا کے ظلم کے سبب آٹا پیسنا پڑتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تم ہٹ جاؤ میں تمہارا آٹا پیس دیتا ہوں۔ غلام نے کہا آپ کون ہیں اور یہ ہمدردی کیوں کرتے ہیں؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں خدا کا غلام ہوں اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ بیماروں کی مدد کروں۔ یہ کہہ کر غلام کی چکی چلانی شروع کی اور آٹا پیس دیا پھر فرمایا میرا نام محمد ہے تجھے پھر کبھی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا میں تیرا آٹا پیس دوں گا۔ غلام نے کہا میں نے سنا ہے کہ تم خدا کا رسول

ہونے کا دعویٰ کرتے ہو کیا تم وہی محمد ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں میں وہی محمد ہوں ۔ یہ سن کر غلام نے فوراً کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں بھی تم کو رسول مانتا ہوں۔

دیکھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت نے بے گانے غلام کو اسلام کا غلام بے داغ بنا دیا۔

غلام کی گواہی: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مکرمہ حضرت خدیجہ بہت دولت مند تھیں اور اُن کے پاس بہت سے لونڈی اور غلام تھے جن میں ایک عیسائی غلام بھی تھا۔ایک دن عیسائی غلام نے رسول خدا سے کہا میں دوسرے ملک کا رہنے والا ہوں اور مجھے اپنا ملک یاد آتا ہے۔آپ اپنے ملک کے لونڈی غلاموں کی مدد کرتے ہیں تو میری مدد بھی کیجئے اور مجھے اپنی بیوی سے سفارش کرا کے آزاد کرادیجئے تاکہ میں اپنے ملک کو چلا جاؤں مگر میں عیسائی ہوں اور آپ کو رسول نہیں مانتا اور نہ ہی رسول ماننا چاہتا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے اور غلام سے کہا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر مانتا ہوں اور اُن کی عزت کرتا ہوں اس لئے اپنی بیوی سے تیری سفارش کروں گا تو چاہے مجھ کو رسول مان یا نہ مان۔

اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے غلام کی سفارش کی اور حضرت خدیجہ نے فوراً عیسائی غلام کو آزاد کر دیا اور اس کے ملک جانے کا اس کو خرچہ بھی دیا اور وہ غلام یہ کہتا ہوا اپنے ملک کو چلا گیا کہ سچ مچ آپ تو رسول ہی معلوم ہوتے ہیں۔

سچ ہے، اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

یعنی بزرگی وہ جس کا دشمن بھی اقرار کریں۔

شفقتِ رسول نے دشمن سے کہلوا دیا کہ آپ واقعی رسول ہیں ۔ یہ صرف اس لئے کہ آپ کی شفقت مشفقانہ تھی ہم اگر شفیق بنیں تو دنیا ہمیں ماننے پر مجبور ہو جائے گی۔

شفقت ہو تو ایسی ہو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ابوسفیان کا غلام بیمار تھا۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ اس غلام کو ابوسفیان نے اکیلے گھر میں ڈال دیا ہے اور کوئی شخص اس غلام کی تیمارداری نہیں کرتا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رات کو خود اس کے پاس گئے اور اُس کا سر دبانے لگے ۔غلام نے کہا تو کون ہے درد تو میری ٹانگوں میں ہے اور تو میرا سر دباتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں تیرے شہر کا رہنے والا ہوں یہ کہہ کر اُس کے پاؤں دبانے لگے اور صبح تک اُس کے پاؤں دباتے رہے اور صبح وہاں سے آنے لگے تو فرمایا میرا نام محمد ہے پھر کبھی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا۔غلام نے کہا تم

تو خدا کے رسول ہو مجھ غلام کے پاؤں دبا کر بڑا احسان کیا۔

بظاہر تو یہ کام ایک خفیف سا کام ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس سے بڑے سے بڑے کام سرانجام دیئے۔

بوڑھا غلام: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک بوڑھا غلام باغ میں پانی دینے کے لئے کنوئیں سے پانی نکالتا ہے تو اُس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اُس کے پاس گئے اور فرمایا لا ڈول مجھے دے میں باغ کو پانی دوں گا تو کچھ دیر بیٹھ کر آرام کر لے۔ اُس کے بعد حضور ﷺ نے پانی کھینچ کھینچ کر سارے باغ کو سیراب کر دیا اور اس کے بعد غلام سے فرمایا میرا نام محمد نام ہے اور سامنے والے گھر میں رہتا ہوں تو پانی دینے کے وقت مجھے بلا لیا کر۔ غلام نے کہا میرا آقا مجھ سے خفا ہو گا حضور ﷺ نے فرمایا مگر میرا آقا اس سے خوش ہو گا کہ میں تجھ بوڑھے غلام کی مدد کروں۔ غلام نے پوچھا تمہارا آقا کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا میرا آقا آسمان و زمین کا مالک خدا ہے۔ غلام نے کہا اپنے سے یہ کہو کہ وہ مجھے اپنا غلام بنا لے اور اس ظالم کی قید سے مجھے نجات دلوا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا آقا یہ نہیں چاہتا کہ لوگ نکمے ہو کر بیٹھ جائیں۔ اس لئے تم جتنا کام کر سکتے ہو کرو اور جو کام تم سے نہ ہو سکے اُس کے لئے مجھے بلا لیا کرو اور بوڑھے نے کہا بڑھاپے اور بیماری کے سبب اب مجھ سے کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ نے جواب دیا تجھے میں ایک آسان کام بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بت خانے میں جا کر لوگوں سے کہا کر کہ ایک خدا کو مانو، بت پرستی کو چھوڑ دو تو یہ کام کرے گا تو خدا تیرے بدن میں نئی طاقت پیدا کر دے گا۔

فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ الله کیسی حکمت عملی سے اسلام پھیلایا۔ غور کیجئے کہ اس بوڑھے کو کیسی بہتر بات سمجھائی اللہ اللہ کیا شان ہے حضور کی ﷺ

کنیز کے لئے سفارش: بنی اُمیہ کا ایک امیر اپنی لونڈی کو مار رہا تھا اور وہ لونڈی فریاد فریاد پکار رہی تھی۔ رسول خدا ﷺ نے آواز سنی تو اس امیر کے گھر میں گئے اور اس امیر سے کہا عورت کو مارنا امیری شان کے خلاف ہے۔ امیر نے جواب دیا جاؤ جاؤ تم کو میرے خاندانی معاملے میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تم دونوں عربی ہیں اور عرب لوگ عورتوں کو مارنا بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ اس واسطے میں تم کو یاد دلاتا ہوں کہ عرب بہادر کے لئے عورت پر ہاتھ اُٹھانا بہت بُری بات ہے۔ یہ سن کر امیر نے وعدہ کیا کہ آئندہ میں کسی عورت کو نہیں ماروں گا اور اس کے بعد کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گا۔

کیوں نہ پڑھتا جب اُس رسول اللہ ﷺ کے خلق عظیم نے غلام بے دام بنا لیا تھا۔

یتیم کی مدد: ایک دن رسول خدا ﷺ نے راستے میں ایک بچے کو دیکھا کہ سر پر بھاری بوجھ رکھے جا رہا ہے اور بوجھ کے سبب بچے کی گردن جھک رہی ہے۔ حضور ﷺ نے بچے کو روکا اور فرمایا لا اپنا بوجھ مجھ کو دے میں تیرے گھر تک یہ بوجھ پہنچا دوں گا۔ بچے نے حضور ﷺ کو اپنا بوجھ دے دیا اور حضور ﷺ نے وہ بوجھ اپنے کندھے پر رکھا اور بچے کے ساتھ اس کے گھر تک گئے۔ راستے میں پوچھا تیرا باپ کیا کام کرتا ہے؟ بچے نے جواب دیا میرا باپ ایک برس ہوا مر گیا۔ میری ماں کے پاس میرے سوا کوئی لڑکا نہیں ہے اس لئے مجھے یہ بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو میرے پاس آ جایا کر میں تیرا بوجھ گھر پہنچا دیا کروں گا۔ بچے نے کہا میری ماں بہت غریب ہے وہ تم کو مزدوری نہیں دے سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا خدا مزدوری دے دے گا تو اُس کی فکر نہ کر۔ بچے نے کہا خدا سے دعا کر وہ میرے باپ کو زندہ کر دے۔

رسول خدا ﷺ کی اس قسم کی خدمت گزاریاں عام تھیں۔ اسی وجہ سے عوام آپ ﷺ کے دین میں دھڑا دھڑ داخل ہوئے۔

بیمار غلام کی مدد: رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ ایک یہودی امیر کا غلام بہت بیمار ہے اور کوئی شخص اس کی خبر نہیں لیتا۔ حضور ﷺ رات کے وقت اس غلام کے گھر میں گئے اور اُس کو آواز دی کہ کیا میں اندر آ جاؤں۔ غلام نے خیال کیا کہ شاید میرے آقا یہودی نے کسی کو میری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ اس غلام نے حضور ﷺ کو اندر سے بلا لیا اور پوچھا کہ کیا میرے مالک نے تجھ کو بھیجا ہے؟ حضور ﷺ نے جواب دیا ہاں تیرے مالک کے حکم سے میں یہاں آیا ہوں۔ غلام نے کہا تو آ بیٹھ جا اور میرا سر دبا اور پاؤں دبا۔ حضور ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور ساری رات بیمار غلام کی خدمت کرتے رہے صبح جب واپس آنے لگے تو غلام نے نام اور پتہ پوچھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرا نام محمد ہے اور میں تیرے گھر کے قریب رہتا ہوں۔ غلام نے کہا تو وہ محمد ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے جواب دیا ہاں میں وہی محمد ہوں۔ غلام نے کہا میرا آقا تیرا دشمن ہے تو کسی سے بیان نہ کرنا کہ تو میرے پاس رات کو آیا تھا ورنہ میرا آقا مجھ سے بدگمان ہو جائے گا۔ حضور ﷺ نے جواب دیا تو فکر نہ کر میں کسی سے یہ ذکر نہیں کروں گا۔

دیکھا آپ نے کہ احسان کر کے پھر بھی اپنی نہیں بلکہ غریب کی مانی۔

بکری پر شفقت: حضور ﷺ نے دیکھا کوئی شخص بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے اور قریب ہی اس بکری کے دو بچے کھڑے چیخ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس شخص کے پاس گئے اور وہ بکری بچوں سمیت خرید لی پھر فرمایا تو کبھی بچوں

والی بکری کو ذبح نہ کرنا یہ بہت بے رحمی کی بات ہے۔

مسئلہ: اسی لئے فقہاء کرام نے جانوروں کے سامنے دوسرے جانوروں کو ذبح کرنے کو منع فرمایا ہے۔

یتیم پروری: رسول اللہ ﷺ نے ایک یتیم بچے کو دیکھا ننگے پاؤں ننگے سر روتا ہوا جارہا تھا۔ حضور ﷺ بے قرار ہوگئے اور اُس بچے کو گود میں اُٹھالیا۔ معلوم ہوا ماں باپ مرگئے ہیں اور دودن سے بھوکا ہے حضور ﷺ اُس کو اپنے گھر میں لے گئے اور کئی دن تک اس کو اپنے گھر پر رکھا اس کے بعد بچے کے رشتے دار اس کو لے گئے۔

اسی شفقت کی برکت تھی کہ بچے اپنے ماں باپ کو بھی بھول جاتے جیسے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مشہور ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عادات واخلاق کریمانہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلمان ہوجانا انہی عاداتِ کریمانہ سے ہوا۔ چنانچہ وہ مدینہ طیبہ میں پہلی بار حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کا جو بے حد احترام تھا اس کو دیکھ کر حضرت عدی بے حد مرعوب ہوئے۔ اسی اثناء میں مدینہ کی ایک مسکین عورت آپ کے پاس آئی اور کہا کہ اے رسول خدا ﷺ! میں تنہائی میں آپ سے کچھ بات کرنی چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مدینے کی جس گلی میں کہو میں چل کر تمہاری بات سننے کو تیار ہوں۔ پھر آپ ﷺ اُس کے ساتھ اُٹھے اور تھوڑی دور جاکر کافی دیر تک اُس کی بات سنتے رہے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ حضرت عدی نے انسان دوستی کا یہ مظاہرہ دیکھا تو ان پر بے حد اُس کا اثر ہوا اور وہ اُسی وقت مسلمان ہوگئے۔

فائدہ: یہ تھا آپ ﷺ کی شفقت کا اثر کہ حاتم طائی کا لڑکا آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ سے متاثر ہوکر دولت اسلام سے نوازا گیا۔

بھائیو! رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر جس طرح صحابہ کرام نے عمل کیا اگر ہم بھی عمل پیرا ہوجائیں تو دنیا ہمارے قدم چومے۔

فسطاط شہر کی بنیاد: مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے گورنر تھے۔ جس وقت آپ کو اسکندریہ کے فتح ہونے کی خبر ملی تو آپ نے وہاں سے کوچ کرکے اسکندریہ جانے کا حکم دیا۔

جس وقت اہل لشکر سامانِ سفر باندھ چکے تو آپ نے خیمے اُکھاڑنے کا حکم دیا۔ آپ کے حکم کے مطابق خیمے اُکھاڑے گئے اور جس وقت آپ کا خیمہ اُکھاڑا جارہا تھا تو آپ کی نظر ایک کبوتر کے آشیانہ پر پڑی جو خیمہ کے اندر تھا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ اس خیمہ کو نہ اُکھاڑو اگر اس خیمہ کو اُکھاڑا گیا تو ہمارے مہمان کو تکلیف ہوگی۔

ذرا غور فرمایئے کہ آپ نے ایک کبوتر کے آرام کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس خیمہ کو وہیں چھوڑ دیا اور وہاں سے روانہ ہوگئے۔ جس وقت آپ اسکندریہ سے واپس تشریف لائے تو اُس خیمہ کی جگہ شہر تعمیر کیا جس کا نام فسطاط مشہور ہوا۔

فائدہ: عربی میں خیمہ کو فسطاط کہتے ہیں۔

رحمت خداوندی کو دعوت: ہر شخص چاہتا ہے کہ دنیا وآخرت میں عزت اور شان ہو اس کے لئے اسباب تلاش کئے جاتے ہیں۔ ظاہری اسباب کے پیچھے تو ہم سب بھاگتے نظر آتے ہیں لیکن باطنی کی تلاش کسی کو ہوتی ہے پھر ظاہری اسباب سے عزت وشان کسی کو نصیب لیکن باطنی اسباب کے متلاشی کو ضرور عزت مل جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اسباب ظاہرہ کی کفالت انسان کے سپرد ہے اور باطنی اسباب کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ کرم لیا ہے ان اسباب باطنہ میں سے ایک یہی شفقت برخلقت بھی ہے چنانچہ حضور ﷺ نے اسی لئے فرمایا کہ زمین والوں پر رحم کرو تو تم پر وہ ذات رحم فرمائے گی جو آسمانوں میں ہے یعنی خالق السموٰت والارض کی رحمت کے حصول کا آسان طریقہ یہی ہے کہ زمین والوں پر رحم کیا جائے۔

سیرانی بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ہمارے پیرومرشد حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ بہت بڑا رُتبہ کہاں سے پایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سال سخت قحط پڑا ایک کتے کو بھوکے مرتے دیکھا۔ ایک شخص سے میں نے روٹیاں طلب کیں اُس نے کہا سات حج کا ثواب دے دو پھر روٹیاں ملیں گی۔ میں نے کتے کی جان بچانے کے لئے سات حج کا ثواب اُس شخص کے مِلک کر کے سات روٹیاں لے لیں۔ پھر وہ سب اُسی کتے کو کھلا دیں میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کیا تو اُس نے مجھے اپنی خاص نوازشوں سے نوازا۔ (ذکرِ سیرانی)

ظالم کی بخشش: کسی علاقہ کا ایک بہت ظالم جس سے تمام لوگ تنگ تھے سب کو معلوم ہے کہ ظالم کی نجات بہت کم ہے لیکن **"رحمت حق بهانه می جوید"**۔

اسی ظالم کا ایک سردی میں چیختے چلاتے زخم خوردہ مرنے والے کتے پر گزر ہوا۔ نوکر کو فرمایا اسے میری رہائش گاہ پر لے چل میں ابھی فلاں کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں۔ چنانچہ نوکر اُس کتے کو اُٹھا کر اُس کے رہائشی مکان لے گیا۔ اس پر وہ ظالم بھی لوٹ آیا آتے ہی کتے کے زخموں پر مرہم لگائی اور اُسے رضائی سے لپیٹ کر گرم آگ کے قریب سلا دیا۔ تھوڑی

دیر کے بعد کتے میں جان آ گئی فوراً اُس کے لئے حلوا منگوا کر اپنے ہاتھ سے کتے کو کھلایا اور پانی پلایا۔ایک دوروز کتے کو اپنے پاس رکھا جب کتے کو مکمل آرام ملا تو اُسے اپنے گھر میں رکھا۔قدرتی طور اندریں دوران وہ ظالم فوت ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں ہے۔اللہ والے نے پوچھا کہ تم بہشت میں کیسے؟اس نے کہا یہ اس کتے کی خدمت گزاری کا صلہ ہے۔

مکھی چوس: کسی نے ایک عالم اسلام کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ نجات کیونکر ہوئی ؟ تو اُنہوں نے فرمایا باقی نیکیوں کا حال تو خدا کو معلوم ہے لیکن اُس وقت بتایا گیا ہے کہ ایک دن تم کچھ لکھ رہے تھے کہ تمہارا قلم سے ایک مکھی سیاہی چوسنے لگی۔تم نے مکھی کو سیاہی چوسنے تک قلم کو حرکت نہ دے اسی لئے ہم نے تمہیں بخش دیا۔

اسی طرح کے ہزاروں واقعات نہ صرف بزرگانِ دین کے ملفوظات میں ہیں بلکہ صحاح کی روایات میں بھی ہیں جیسا کہ پیاسے کتے کو پانی پلانے والے مرد یا عورت کی بخشش کا واقعہ بخاری شریف میں مشہور و معروف ہے۔

درحقیقت شفقت بر خلقت ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان کی روحانیت کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ہر ایک کو مخلوق خدا پر شفقت سے پیش آنے اور شفقت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے تاکہ نجات کا سبب بن جائے۔آمین ثم آمین

دعا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

وصلی اللہ علی النبی محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ